

قومی اسمبلی
ادارۃ المحنت

شیعہ نصاب

کی علحدگی کے بارے میں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی
تحریک التواء تیسری بار سترد کردی گئی

اخبارات میں شیعہ نصاب دنیاست کو الگ کر دینے کے بارے میں حکومت کے بعض اخباری
اعلانات سے جو بے چینی اور اضطراب پھیلا، اس کے بارے میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کبر
قومی اسمبلی نے اسلام آباد اسمبلی میں شرکت کیئے تشریف سے قبل صدر محترم سے ایک (خطی بیان
میں اپیل کی کہ قومی اتحاد اور ملکی سالمیت کی خاطر اس فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔ یہ بیان پشاور کے روزنامہ مشرق
پشاور کے علاوہ کسی نے شائع نہ کیا۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران آپ نے اس بارے میں ایک تحریک التواء
داخل فرمائی کہ اسمبلی میں اس مسئلہ پر عام بحث کی جائے۔ یہ تحریک التواء اور پھر اس موضوع پر مولانا عبدالحق
صاحب ہزاروی کی تحریک سپیکر صاحب نے یکے بعد دیگرے غلاف قرار دیکر سترد کردی۔ مگر
شیخ الحدیث مدظلہ نے ۲۱ اگست کو اجلاس شروع ہوتے ہی اس مسئلہ کو پھر اسمبلی میں اٹھایا اور تحریک کے
استرداد پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ جناب سپیکر صاحب شیعہ نصاب کی علحدگی اور اسلام کی تاریخ کو نئے سرے سے مرتب کرنے
کی خبریں اخبارات میں آچکی ہیں۔ اس فیصلہ سے ۹۵ فیصد اہل سنت آبادی اور ملک کی قومی یکپہٹی متاثر ہو
سکتی ہے۔ بھائی چارہ ختم ہو جائے گا۔ ہمارے فکری اتحاد کو ٹھیس پہنچے گی۔ اور یہ بات سیاسی، اعتقادی،
اقتصادی، فکری اور مذہبی، ہر لحاظ سے ہمارے لئے نقصان دہ ہوگی۔ اس لئے جناب سپیکر
میری تحریک کے لئے بحث کی اجازت دیں۔

سپیکر :- اس پر ایک دفعہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

مولانا عبدالحق :- جناب یہ ملک کا اہم مسئلہ ہے، ہم سب استحکام پاکستان کا حلف اٹھا

چکے ہیں۔ جہاں بھی ہمارے اتحاد میں شگاف پیدا ہوگا، ہمیں اس کو بند کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ اس بات سے قوم میں انتشار پیدا ہونا لازمی ہے۔ اور مسئلہ بڑا اہم ہے اس لئے بحث کی اجازت دی جائے۔ سپیکر: اسمبلی کے قواعد کے مطابق وہ ایک دفعہ زد ہو چکی ہے۔ اور رد ہونے کی وجوہات اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے دفتر سے آپ کو ہیا کی جاسکتی ہے۔

تحریک مسترد ہوئی، مگر اس طرح اس اہم مسئلہ پر قومی اسمبلی کے ارکان تک بات پہنچ گئی، دوسرے دن ۲۲ اگست کو جنگ، نوائے وقت، پاکستان ٹائمز وغیرہ میں بھی اس کا ذکر آیا۔ اس کے بعد ۲۲ اگست ہی کو آپ نے نئے سرے سے تحریک التواء کو مرتب کر کے اسمبلی سیکرٹریٹ میں داخل فرمایا۔ جس پر بحث کی اجازت کا مسئلہ ۲۵ اگست کو ایوان میں زیر بحث آیا۔ مگر سپیکر نے اسے بالآخر مسترد کر دیا جسکی تفصیل یہ ہے:

سپیکر صاحب:۔ مولانا عبدالحق صاحب! آپ نے دوسری دفعہ تحریک التواء ۲۲ کی تحریک کی ہے، یہ شیعہ نصاب کے متعلق ہے۔ آپ نہایت مختصر الفاظ میں قاعدہ کی رو سے یہ جواز پیش کریں کہ وہ کون سے قاعدہ اور ضابطہ کے تحت اسمبلی میں آسکتی ہے۔

مولانا صاحب:۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تحریک قاعدہ ۵۲، ۵۳، ۵۴ کے تحت زیر بحث آسکتی ہے۔ ۵۲ یہ ہے کہ کسی عالیہ معاملہ کے متعلق ہو تو شیعہ نصاب کی تجویز عالیہ ہی ہے۔ ۵۳ یہ ہے کہ عوامی ہو تو میری تحریک کا جس معاملہ سے متعلق ہے، یعنی نصاب تعلیم اس کی لپیٹ میں شیعہ سنی پوری آبادی آسکتی ہے۔ اور ساری قوم پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس لئے عوامی ہے۔ ۵۴ یہ ہے کہ کسی حتمی معاملہ کے متعلق ہو تو تعلیمی نصاب کی شیعہ سنی بنیاد پر تقسیم ایک حتمی معاملہ معلوم ہوتا ہے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر تعلیم:۔ جناب والا آپ کی اجازت سے میں مولانا صاحب کی توجہ پرسوں کے وقفہ سوالات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ غالباً مولانا صاحب کو یاد ہوگا کہ ایسا ہی سوال مفتی محمود صاحب نے کیا تھا۔ اب مولانا عبدالحق صاحب تیسری مرتبہ اس تحریک التواء کو پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ جس فیصلہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ میں نے اس قدر کہا تھا کہ دینیات کے سلسلہ میں پہلی اکتوبر سے نیا نصاب آ رہا ہے۔ صدر صاحب نے صرف اس قدر بات کی ہے۔ اور اجازت دی ہے کہ اس بارہ میں ایک کمیٹی فیصلہ کرے، جس میں دونوں طرف سے علماء جن میں غالباً مولانا صاحب بھی شامل ہوں گے۔ اور مولانا کو ترغیب دینی اس کمیٹی کے چیئر مین ہوں گے۔ یہ کمیٹی پہلی اکتوبر تک فیصلہ کر دے۔

مولانا عبدالحق صاحب، جناب سپیکر صاحب! یہ تو اخباروں میں آچکا ہے، اور ساری قوم کو اس پر تشویش ہے۔

سپیکر :- میں مولانا عبدالحق صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اس معزز ایوان کا ایک معزز وزیر یقین دلا دے کہ ابھی فیصلہ حتمی نہیں ہے کمیٹی فیصلہ کرے گی تو کیا وہ تحریک واپس لے سکتے ہیں۔ بعد میں اگر ایسا کوئی وقوعہ پیش آجائے تو پھر آپ کر سکتے ہیں۔

سپیکر:۔ نہیں وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی فیصلہ کرے گی۔ تو معزز ارکان اسمبلی کو قدرتی طور پر اطمینان کرنا چاہیے۔

سپیکر :- بحث کی اجازت اس لئے نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ تو کیا مولانا میں یہ سمجھوں کہ آپ نے تحریک واپس لے لی ہے ۔

سپیکر صاحب:۔۔۔ وہ اس وقت نہیں کہہ سکتے کہ کمیٹی کس طرح فیصلہ کرے گی۔ تو جس بات کا فیصلہ نہ ہو، اور ہو سکتا ہے کہ آپ خود بھی فیصلہ کرنے والوں میں ہوں تو کیسے کہا جاسکتا ہے۔ تو اس تحریک کو زیر بحث لانا بے کار ہے۔

© rasailojaraid.com